انسانی صحت کے متعلق سائنسی اثبات احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Scientific evidences related to human health in the light of Ahadith An analytical study

1- Iqra Basheer

M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies ,University of management and technology UMT Lahore

Email: hafizaiqrahafiza@gmail.com

2- Saad Kamran

Ph.D Scholar , Department of Islamic Studies ,Alhamd Islamic University Islamabad

Email: saad.kamrankhalid1989@gmail.com

3.Dr.Usma Anser

Visiting Teacher The University of Haripur

Email: asmaansar99@gmail.com

To cite this article:

Iqra Basheer ,Saad Kamran ,Dr.Usma Anser , Jan-June(2022) Urdu

انسانی صحت کے متعلق سائنسی اثبات احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Scientific evidences related to human health in the light of Ahadith An analytical study

Albahis: Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2), 1–13. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

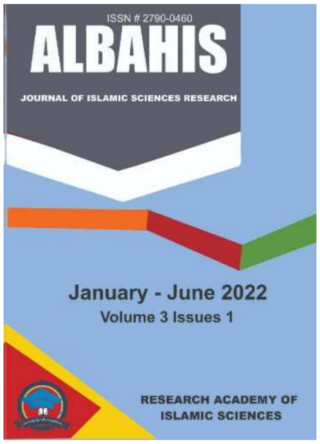

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

انسانی صحت کے متعلق سائنسی اثبات احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Scientific evidences related to human health in the light of Ahadith An analytical study

ABSTRACT

The preachings of the Prophet (P.B.U.H) are equally beneficial for both believers and non-believers. While Muslims have reaped many benefits from prophetic teachings, those who do not believe in the Holy Prophet (saw) are also inclined to study his teachings and conclude that the scientific principles we are formulating now , were revealed by the Prophet (P.B.U.H) many centuries ago.

Whether it be the secrets of hygiene, medicine and treatment, or matters of implicit principles of creation, Prophet Muhammad (P.B.U.H)'s teachings contain golden principles that encompass the secrets of success in all matters ranging from the survival of human health to the matters of creation.

The purpose of this article is to explain the sayings of the holy prophet*(P.B.U.H) which lead to scientific proofs and indicate that it is the teachings of the Prophet (P.B.U.H), from which today's intellectuals deduce principles . But the Prophet (PBUH) many years ago , made those golden principles clear through his edicts and rulings in the time of technology scarcity .

Key words: Science' Prophetic traditions (Hadith)' Healthcare , Pharmaceuticals .

کلیدی الفاظ: سائنس۔ نبوی روایات(حدیث) ، صحت کی دیکھ بھال،دواسازی

تعارف

اللہ رب العزت انسان کا خالق ومالک ہے اور بحیثیت خالق انسان صحت کا راز بھی احکام خداوندی کو بجالانے میں مضمر ہے تعلیمات دِین اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ انسان کی تخلیق کے بعد اس کی صحت جسمانی اور روحانی کیلئے بھی احکام مقرر کئے گئے ہیں جن کو بجالانے میں جسمانی صحت تو حاصل ہونی ہی ہے ساتھ ہی ساتھ احکام خداوندی اور تعلیمات محمدی ﷺ کی اطاعت پر اجر وثواب کا حاصل ہونا بر حمت خداوندی ہے جو خدا تعالی کی بندے سے محبت کی دلیل ہے

انبیاء بندے اور رب العالمین کے درمیان ایک پیغام رساں کا کام سرانجام دیتے ہیں یعنی ایک واسطہ ہوتے ہیں انبیاء کے ذریعہ احکام خداوندی لوگوں تک پہنچائے جاتے ہیں نبی کریم ﷺ کے متعلق ارشاد باری تعالی ہے : وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی،

آپ علیہم الصلوۃ السلام کے فرامین افعال سب حکم خداوندی ہی تھے گویا جو الفاظ نبی ﷺ کی زبان مبارک سے نکلتے ہیں وہ امر خداوندی ہی تھے اسی کو وحی غیر متلو کہتے ہیں۔

اس مقالہ میں نبی ﷺ کے ان فرامین کا ذکر کیا جائے گا جن کو صحت انسانی کیلئے آج کی سائنس ضروری قرار دیتی ہے لیکن نبی کریم ﷺ اپنے ارشادات کے ذریعہ ان سائنسی تحقیقات کو کئی صدیاں پہلے ارشادات سے فرماگئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علوم القران اور علوم دین کامل اور اکمل ہیں سائنس اور اہل سائنس بھی ہماری تعلیمات کے محتاج ہیں فرق یہ ہے کہ نبی ﷺ کی تعلیمات کا مقصد مطلب اصلاح امت کے ساتھ ساتھ فکر امت تھی اور اب اہل سائنس کا مقصد صرف تحقیق ہے۔

حکم خداوندی ہے کہ تخلیق آسمان وزمین میں غور وفکر کرو تفکر وتدبر کرو گویا مذہب اور سائنس کے درمیان جو مغایرت ثابت کی جاتی ہے اسے ختم کر کے وحدت اور توازن کو قائم کر دیا گیا آپ علیہ الصلوۃ والسلام پر جو وحی نازل ہوئی وہ دو قسم کی تھی. ایک تو قرآن کریم کی آیات جن کے الفاظ و معنی دونوں اللہ کی طرف سے تھے. اور جو قرآن میں ہمیشہ کے لیے اس طرح محفوظ کر دی گئی کہ ایک نقطہ، بلکہ ایک شوشہ بھی نہ بدلا گیا. اور نہ بدلا جا سکتا ہے. اس وحی کو علماء کی اصطلاح میں وحی متلو کہتے ہیں. یعنی جس کی تلاوت کی جاتی ہے. دوسری قسم اس وحی کی ہے جو قرآن کریم کا جز نہیں بنی. لیکن اس کے ذریعے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو بہت سے احکام عطا فرمائے گئے اس وحی کو وحی غیر متلو کہتے ہیں. یعنی وہ وحی جس کی تلاوت نہیں کی جاتی۔[1] ہماری گفتگو وحی غیر متلو پر ہوگی کہ ایک غیر متلو وحی سے کس طرح ہمیں نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے فرامین سے سائنس کا ثبوت حاصل ہوتا ہے۔

سائنس سے معلوم اور متعین ہونے والی چیزوں کا اگر جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ سائنس جن چیزوں کو متعین اور ثابت کرتی ہے وحی ان معلومات کو فراہم کرنے میں بہت پہلے ہی کامیاب رہی ہے جبکہ. سائنسی تجربات ومشاہدات مسلسل تبدیلی سے ہمکنار رہے. اور سائنس کے مقابلے میں وحی کسی بھی ترمیم اور تغیر سے پاک وصاف ہے۔

سائنس لاطینی لفظ (scientia) سے مشتق ہے. جس کے لغوی معنی غیر جانبداری سے حقائق کا ان کی اصل شکل میں باقاعدہ مطالعہ کرنا ہے علت و معلول اور ان سے اخذ شدہ نتائج کو ایک دوسرے سے منطبق کرنے کی کوشش کرنا ہے۔[2]

سائنس درحقیقت قوانین فطرت کی معرفت اور شناخت کا دوسرا نام ہے. ان قوانین کی معرفت جو سائنس ہمیں دیتی ہے ان کی شناخت ہمیں وحی کئی عرصہ پہلے کروا دی گئی ہے. اگر یوں کہا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا کہ وحی متبوع اور سائنس تابع ہے. کیونکہ وحی لائق اتباع بھی ہے اور کامل اور اتم درجے کی حامل بھی ہے.

آج کا دور سائنسی علوم کی معراج کا دور ہے سائنس کو بجا طور پر عصری علم سے تعبیر کیا جاتا ہے لہذا دور حاضر میں دین کی صحیح اور نتیجہ خیز اشاعت کا کام جدید سائنسی بنیادوں ہی پر بہتر طور پر سرانجام دیا جا سکتا ہے۔اس دور میں اس امر کی ضرورت صدیوں سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے کہ مسلم معاشروں میں جدید سائنسی علوم کی ترویج کو فروغ دیا جائے اور دینی تعلیم کو سائنسی تعلیم سے مربوط کرتے ہوئے حقانیت اسلام کا بول بالا کیا جائے مسلمان طالب علم کے لیے

[1]- تقی عثمانی، علوم القرآن المطبوعۃ مکتبۃ دار العلوم (کراچی) ص 46

[2]- قاسم محمود، سائنس کیا ہے، المطبوعۃ الفیصل ناشران تاجران کتب اردو بازار (لاہور) ص 5

مذہب اور science کے باہمی تعلق کو قرآن وسنت کی روشنی میں سمجھنا ضروری ہے مذہب خالق سے بحث کرتا ہے اور سائنس اللہ تعالی کی پیدا کردہ خلق سے دوسرے لفظوں میں scienceکا موضوع خلق اور مذہب کا موضوع خالق ہے یہ ایک قرین فہم اور دانش حقیقت ہے [3]

نبی ﷺ کی بعثت کے بعد تاریخ عالم میں علم وفن، سائنس، ٹیکنالوجی، اور فلسفہ کا ایک نیا باب کھلا نبی ﷺ پر نازل شدہ احکام میں ایسے حقائق مضمر تھے جس میں نوع انسانی کو تفکر وتدبر کی دعوت دی گئی ارشاد باری تعالی ہے

"ویتفکرون فی خلق السموات والارض" [4] ترجمہ: جو لوگ تخلیق آسمان اور زمین میں تفکر کرتے ہیں۔

اس تفکر وتدبر کے نتیجہ میں ایجادات ہوتیں ہیں اور نئے سے نئے علوم سامنے آتے ہیں اسی لئے حکم خداوندی بھی تفکر و تحقیق ہے۔

آنکھوں کی حفاظت

"عَن عَبدِاللہ بن عُمَرَ ؓ یَقُولُ: قَالَ لِی رَسُولُ اللہِ ﷺ بَلَغَنِی انَّكَ تَصُومُ النَّھارَ وَتَقُوم اللَّیلَ فلاتَفعَل قم ونم وصم وافطر وفان جَسَدَكَ علیك حقًا ولعَینكَ علیك حقًا" [5]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے پتہ لگا ہے کہ تم دن میں روزہ اور رات میں تہجد پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہو. دیکھو ایسا مت کرو تمہارے بدن کا تمہارے اوپر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا بھی تمہارے اوپر حق ہے.

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو اعتدال پسند رہنے کی نصیحت فرمائی. کہ تمہارے بدن کے تم پر حقوق ہیں. نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو کا اصل مقصد آنکھ کو ذکر کرکے نیند کی اہمیت اور جسم کی کارکردگی میں اس کی افادیت کو بیان کرنا مقصود تھا. کیونکہ آنکھ کے ذکر کے بغیر نیند کا تصور ممکن نہیں تھا اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا :

"وَجَعَلنَا نَومَکُم سُبَاتًا" [6] ترجمہ: اور تمہاری نیند کو تمہارے لیے (موجب) آرام بنایا۔

سبت کے معنی قطع کرنا. تمام اعضاء جسم اور دماغی قوتیں بیداری میں بیرونی کاموں میں مشغول رہتی ہیں. اس مسلسل حرکت کیوجہ سے تمام اعضاء تھک جاتے ہیں اور انسان کی عزیزی طاقت تحلیل ہوتی ہے. اسے تحلیل سے روکنے، تھکاوٹ کو دور کرنے، اور اعضا کو آرام پہنچانے کے لیے، اللہ تعالی نے نیند کو مقرر کردیا ہے. نیند کی حالت میں انسان کی بیرونی حرکات ختم ہوجاتی ہیں. اور اعضاء کو آرام کا موقع ملتا ہے. اور اندرونی طاقت محفوظ رہتی ہے. اس دوران خون اعتدال پر آجاتا ہے. لیکن اندرونی آلات ہضم وبقاہر وقت کام کرتے ہیں..ان میں نیند سے سکون نہیں آتا [7]

نیند کا مرکز آنکھیں ہیں۔اس حدیث میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ صحت مندی آنکھوں سے ہی ممکن ہے. ایک تحقیق میں امریکی ودماغی ماہرین کا بھی کہنا ہے کہ نیند دماغ کو زہریلے مواد سے پاک کرنے کا سبب بنتی ہے دن بھر کے دماغی کام اور سوچ اور تفکر کے نتیجے میں جو زہریلے پروٹین پیدا ہوجاتے ہیں وہ نیند کی حالت میں زائل ہوجاتے ہیں اور دماغ کی شریانوں میں خون اور سیال مواد کو بہنے کا بہتر موقع مل جاتا ہے اور پورا بدن ہلکا پھلکا ہوجاتا ہے اور تازگی محسوس کرتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو الزائمر اور پارکنس جیسے امراض کا خدشہ ہوتا ہے۔اس سائنسی تحقیق سے بھی نیند کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔

- حجامۃ کی حکمت

---

[3]۔طاہر قادری،اسلام اور جدید سائنس ،المطبوعة منہاج القرآن پبلیکشز(لاہور) ص 50

[4] ۔ القرآن 3: 191

[5] ۔محمد بن اسماعیل،الامام،الجامع الصحیح، کتاب النکاح، باب لزوجک علیک حقا ، ص 265

[6]۔ القرآن 78، 9

[7]۔پانی پتی،قاضی ثنا اللہ ،تفسیر مظہری،المطبوعة ضیا القرآن،پبلی کیشز پاکستان،ج 1،ص 2010

"عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَال: قَال رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیتُم بِہٖ الحِجَامَۃ"[8]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علاج کے لیے سب سے اچھی چیز حجامہ ہے۔.

حجامہ کا لفظ بدن میں فاسد خون نکالنے کے لیے مستعمل ہے. یہ ایک سائنٹیفک علاج ہے. کیونکہ اس کے ذریعے ہمارے بدن میں موجود زہریلا اور مواد فاسدہ سے آلودہ خون نکالا جاتا ہے. آج کل اس علاج کے لیے بہت جدید قسم کے شیشے کے ایسے کپ استعمال ہوتے. جنمیں اندرونی خلا پیدا کر کے خون چوسنے کی بہترین صلاحیت پائی جاتی ہے. نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں معمولا پچھنے لگوائے ہیں. نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدن کے بوجھل پن، دردوں، اور بیماریوں کو رفع ہونے، اور حجامت کے عمل کے درمیان گہری مناسبت بیان فرمائی ہے اس کے علاوہ حجامہ کے لئے دن بھی مقرر فرمائے اور تواریخ بھی اور حجام انہی تاریخوں میں حجامہ کرتے ہیں تاکہ حجامہ کے کماحقہ فوائد سمیٹے جا سکیں۔

- **غصہ نہ کرنے میں صحت کا راز.**

"عَنْ اَبِی ھُرَیرۃؓ ان رَجُلًا قَالَ النَّبیُّ ﷺ اَوصِنِی فقَالَ لَا تَغضَب فَرَدَّدَ مِرَارًا وَقَالَ لَا تَغضَب"[9]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی مجھے نصیحت فرمایئے. آپ نے فرمایا غصہ مت کیا کرو. پھر آپ ﷺ یہ دہراتے رہے کہ غصہ نہ کیا کرو۔

ماہرین قلب نے یہ تحقیق کی ہے کہ غصہ بہت کرنے سے لوگوں کی عمر کم ہوتی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ غصہ کی ان کیفیات سے مسلسل کشیدہ اعصاب دل کو نقصان پہنچتا ہے. غصہ میں رہنا یہ حالت بدن کو کھوکھلا کر دیتی ہے اور انسان زیادہ دن تک زندہ نہیں رہ سکتا[10] غصے کے مضر نتائج میں غیظ وغصہ کے عالم میں حرکت قلب تیز ہو جاتی ہے جس سے ہارٹ اٹیک کا قوی اندیشہ ہوتا ہے فالج اور لقوۃ کا بھی خطرہ مزید ہو جاتا ہے بی پی میں اضافہ ہو جاتا ہے آنکھوں کی طرف جانے والی رگوں کو بھی متاثر کرتا ہے اور اچانک اندھا پن بھی واقع ہو سکتا ہے۔

- **قرنطینہ کا اصول**

"عَنْ اُسَامَۃَ رضی اللہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُم الطَّاعُونَ بِاَرضٍ فَلَا تَدخُلُوھَا علیہ واِذَا وَقَعَ بارضٍ وانتُم فَلَا تُخرجو منھا فرارًا منہ"[11]

ترجمہ: حضرت اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی علاقے میں طاعون پھیل جانے کے بارے میں سنو تو وہاں مت جاؤ اور اگر یہ مرض وہاں پر واقع ہو جائے جہاں تم رہ رہے ہو تو وہاں سے بھاگ نکلنے کی کوشش مت کرو.

حفظان صحت کا تقاضہ یہ ہے کہ وبائی علاقوں میں جانے سے گریز کیا جائے. اس طرح وبائی علاقوں کے باشندے اگر دوسرے ایسے علاقوں کی طرف جہاں یہ بیماری نہیں ہے. اگر وہاں جائیں گے. تو قوی اندیشہ ہے کہ ان کے ساتھ ان کے جراثیم بھی وہاں منتقل ہوں گے. اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا. گویا قرنطینہ کا عالمی اصول نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متعارف کروا دیا کہ ان احتیاطی تدابیر پر عمل کرو یہ اصول صحت کے علمبردار ہیں۔ اور یہ سب سائنسدان اب بتا رہے ہیں جبکہ یہ وہی اصول رحمۃ للعالمین کئی صدیاں پہلے بتا گئے ہیں اس اصول کے تحت وبازدہ علاقے کے مسافروں اور مریضوں کو جبرا

---

[8] ۔ احمد بن حنبل،الامام،المسند، ،مطبوعۃ انصار السنۃ پبلکشنز لاہور،ج 19،ص269

[9] ۔ بخاری محمد بن اسماعیل،الامام، الجامع الصحیح ، کتاب الادب،باب الحذر من الغضب ، ص 536

[10] ۔ عبد الرحیم ماردینی،لاعجاز العلمی فی الحدیث النبوی،المطبوعۃ دار المحبۃ،ص 203

[11] ۔ بخاری،محمد بن اسماعیل،الامام،باب کراھیۃ الخروج من بلد فیھا وقع الوبإ فرا منہ وکراھیۃ القدوم علیہ 5728 ص ،

دوسرے لوگوں سے علیحدہ رکھا جاتا ہے تاکہ احتیاط کے نتیجہ میں صحت مند علاقے بھی متاثر نہ ہوں. بعینہ یہی بات حدیث بالا سے ثابت ہو رہی ہے۔ لیکن اس احتیاط کے لئے بھی کچھ اصول وضوابط مقرر فرمائے کہ مرض اگرچہ متعدی ہو سکتا ہے حکم خدا سے لیکن مریض کی عزت نفس کا خیال رکھا جائے تاکہ آپ کی احتیاط کے نتیجہ میں اس کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔

- بدن کی زکوۃ

"عَن اَبی ھُرَیرۃَ رضی اللہ قَالَ ان رسُولُ اللہ ﷺ قَال: لِکلّ شیٔیٍ زَکاۃٌ وزکاۃ الجَسَدِ الصَّوم"[12]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ہر چیز کی زکوۃ ہے اور بدن کی زکوۃ روزہ ہے.

لفظ زکوۃ کی ایک فقہی اصطلاح ہے مگر حدیث میں اس سائنسی معنویت کی نقاب کشی کر رہا ہے. اس بات کی وضاحت اس لفظ کی لغوی مفہوم کو سمجھنے سے بہتر طور پر ہو سکتی ہے. لغوی اعتبار سے لفظ زکوۃ نشو نما، اضافے، اور پاک ہونے کے لیے استعمال ہوتا ہے. روزے کے ذریعے بدن کی پاکیزگی کا مطلب یہ ہے کہ بدن مختلف قسم کے سمی مواد سے پاک ہو جاتا ہے بدن کے خلیات اور فضلات کو تحلیل اور خارج کرنے میں روزہ بہترین فریضہ سر انجام دیتا ہے. اس روزے کے ذریعے ہی درازی عمر اور بڑھاپے کے اثرات کو موخر کرنے میں معاونت حاصل ہوتی ہے اور اب یہ تحقیق بھی ثابت ہو چکی ہے[13]

- طبعی توازن نظام

عَن عُقبۃَ العَامِر رضی اللہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہ ﷺ لاتُکرِھُوا مَرضَاکُم عَلی الطّعامِ والشَّراب فان اللہ یُطعِمھم ویُسقِیھم"[14]

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور مت کرو. بے شک اللہ رب العزت انہیں کھلاتے اور پلاتے ہیں.

مریض کو بلا رغبت کھلانے پلانے پر مجبور کرنا مریض کے لیے مضر ثابت ہو سکتا ہے. مریض کے لیے مرض کی حالت میں کھانے پینے، لذیذ اور مقوی غذاؤں کی طرف بھی میلان ختم ہو چکا ہوتا ہے. حدیث شریف میں اللہ تعالی کی طرف سے مریض کو کھلانے پلانے کا بھی مفہوم ملتا ہے اس نظام کو طبعی توازن نظام کہا جاتا ہے. اس نظام کا کام یہ ہے کہ یہ اشیاء کی طلب اور عدم طلب کا ماحول پیدا کرتا ہے. اور اگر مریض کسی حاجت کو محسوس نہیں کرتا ہے, تو اس کا مطلب یہی ہے کہ نظام توازن کو طلب یا حاجت نہیں ہے. جب مریض میں موجودہ طبعی توازن نظام کو کسی چیز کی چاہت ہوگی تو خود ہی مریض میں اس چیز کی خواہش پیدا ہوگی اور مریض اپنی مخصوص چیز کو طلب کرے گا ماہر علم الاعضا "ڈاکٹر والٹر کانون "walter conon"

"اس کی ایک کتاب The wisdom of the Body " اس کتاب میں ڈاکٹر نے عملی تجربات کے بعد اس چیز کی تصدیق کی ہے کہ مسلمان اطبا اور محدثین قدیم اس قانون توازن سے واقف ہونے کے ساتھ ساتھ طریقہ علاج میں بھی اسے باقاعدہ ملحوظ رکھتے تھے[15]. اور یہی قانون اور طبعی توازن نظام کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کئی سال پہلے بتا گئے تھے۔

---

[12] ۔ محمد بن یزید ابن ماجہ، الامام، سنن، کتاب الصوم، باب فی الصوم زکوۃ الجسد، المطبوعۃ دار السلام للنشر والتواریخ الریاض، الرقم 1745

[13] ۔ فاسٹنگ فار ہیلتھ اینڈ لانگ لائف، ڈاکٹر ہاورڈ، ص 65

[14] ۔ ترمذی، محمد بن عیسی، الامام، الجامع الصحیح، ، باب ماجا فی الدوای والحث علیہ ص 160

[15] ۔ شمس الدین محمد بن ابو بکر ابن قیم، طب نبوی ﷺ، المطبوعۃ مکتبۃ محمدیۃ، ص 90_99

- درست سمت سونے میں حکمتیں:

"عَن یَعیش بنِ طخفة عن ابیه قَالَ: بَینَما انا مُضطَجِع علی بَطنِی اذا رجل یُحَرّکنی بِرجله ویقول قُم هذه ضجعة یُبغضهَا الله فرفعت راسِی فاذا رسولُ اللهﷺ"[16]

ترجمہ: حضرت یعیش بن طخفہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا. اچانک کسی شخص نے مجھے اپنے پاؤں سے ہلایا اور کہا کہ اٹھو کہ اس طرح لیٹنا اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے. میں نے سر اٹھا کے دیکھا تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم تھے۔

علم الاعضاء Physiology کے ماہرین کہتے ہیں کہ الٹا لیٹنے سے گردن اور ریڑھ کی ہڈی کا خم بڑھ جاتا ہے. جس سے درد اور کھنچاؤ کا عارضہ لاحق ہوتا ہے. اس کے علاوہ بھی اس طرح سونے کی اور بہت سارے مضر اثرات ہیں. اس میں سانس لینے میں دشواری اعضا کا سینے کی طرف ہو جانا اس کے علاوہ بھی بہت مفاسد ہیں سائنسی طبّی تحقیقات میں ان کا نقصان دہ ہونا تو بہت بعد میں ثابت ہوا ہے برطانیہ میں ہونے والی ایک تحقیق میں یہ نتائج سامنے آئے ہیں کہ اوندھے منہ سونے سے بچوں میں اچانک موت کے واقعات میں اضافہ دیکھا گیا ہے[17] یہ تحقیق ارشاد نبوی ﷺ کا ہی ثمرہ ہے کہ فرامین محمدی کو پڑھا جاتا ہے اور اس میں مضمر حکمتیں تلاش کی جاتی ہیں۔

- جراثیم سے بچاؤ

"عن ابی سعید الخدری ؓ قال: قَال رسولُ اللهﷺ اذا تثاءب احدُ کم فلیمسك بیدہ علی فِیه"[18]

ترجمہ: حضرت ابو سعید خودری اپنے والد کے توسط سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے اپنا منہ بند کرے۔

چھینک اندرونی جراثیم اور آلودگی باہر منتقل کرتی ہے جبکہ جمائی باہر فضا میں موجود جراثیم اور بعض اوقات ننھے منے حشرات کو اندر کی جانب کھینچنے کا باعث بنتی ہے. اس لیے آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے دونوں کے درمیان فرق کر دیا اور چھینک اور جمائی کے آداب بھی سیکھا دیئے اس کے علاوہ چھینک آنے پر کیا پڑھنا ہے اور جمائی آنے پر کیا پڑھنا ہے یہ بھی تعلیمات مصطفی ﷺ کے مطالعہ سے ہی سمجھ آتا ہے اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائیں سائنسی اثبات حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ ارشادات نبوی ﷺ کی اہمیت بھی اجاگر ہوتی ہے۔

- کثرت ضحک کی ممانعت.

"عَن ابی هُریرة ؓ قالَ قالَ رسولُ ﷺ لاتُکثِروا الضِّحكَ فان کَثرةُ الضِّحكَ تُمیتُ القَلب"[19]

ترجمہ:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کثرت سے مت ہنسو بے شک زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے.

---

[16]- ترمذی, محمد بن عیسی، الامام، الجامع، الجامع ترمذی، کتاب الاداب اور رسول اللہ ﷺ ، ص 100

[17]- رسالہ ٹائم ، جولائی 199، ص 5

[18]- ابوالحسن مسلم بن حجاج بن مسلم نیسابوری، الامام، الصحیح مسلم، باب الفضائل الآدب ، ص 345

[19] - ترمذی، محمد بن عیسی،امام، الجامع، جامع ترمذی،باب کثرۃ الضحک ، ص 224

اس کا مفہوم یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کی روحانی کیفیت مرجھا جاتی ہے اور وہ نیکی اور خیر کی طرف مائل نہیں ہوتا عبادات، فرائض، و نوافل اور پرہیزگاری بوجھ معلوم ہوتے ہیں۔ دل تاریکیوں میں ڈوب جاتا ہے۔ نہ نفع پہنچانے کے قابل رہتا ہے نہ ہی نقصان سے بچ سکتا ہے[20]. زیادہ ہنسنے والے پر ایک نا ایک وقت ضرور ایسا آتا ہے جب اس کا دل اچاٹ ہو جاتا ہے جب کہ اس قوت کو سنبھال کر رکھنے والا اس کیفیت سے دوچار نہیں ہوتا اس لیے آپ ﷺ نے تبسم اور مسکراہٹ کی ترغیب دی ہے بلکہ مسکراہٹ اور خندہ پیشانی سے ملنے کو ایک جگہ صدقہ کہا گیا ہے کہ اس سے اللہ رب العزت صدقہ کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔[21]

- **پیدائش زن(cloning).**

"عن اَبی ھُریرۃ ؓ قالَ، قالَ رسول اللہ ﷺ اِستوصو بالنِّسا خیرًا فانّ المرأۃ خُلقت من ضلعٍ[22]"

ترجمہ:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے اچھا برتاؤ کرو کیونکہ ان کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے. اور پسلی کااوپری حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے. چنانچہ عورتوں سے حسن سلوک کرو۔

اس حدیث مبارک سے تخلیق زن کی کہانی بیان ہوتی ہے اس میں عورتوں کی فطرتیں و نفسیات کی مباحث کا تصور ہے یہ اصول بھی انسانوں cloning ذکر نہیں ہیں لیکن تخلیق کا ایک منظر دکھائی دیتا ہے. اور کی تیاری تک محدود ہے اللہ تعالی نے اپنی copy کا نہیں بلکہ خالق کائنات کا ہے لیکن اب تک محض صنعت تخلیق کے کچھ مظاہر متعارف کروائے ہیں کلوننگ میں انھی مظاہر میں ایک مظہر ہے کلوننگ کے ذریعہ پہلا جانور 1954میں ایک مینڈک تیار کیا گیا پھر میں ڈولی نامی ایک بھیڑ تیار کی گئی[23]

- **نظامی شمسی**

"عن ابی ھریرۃ ؓ قالَ قالَ ﷺ نھی رسولُ اللہ ﷺ ان یّقعد بین الظلّ والشمسِ[24]"

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک یکبارگی سائے اور دھوپ میں بیٹھنے سے منع فرمایا.

سائنسی اور طبی حکمتوں پر مبنی ہے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم. ہمارے نظام شمسی میں سورج روشنی، اور حرارت، کا سب سے بڑا منبع ہے. سورج سے کئی قسم کی شعاعیں نکلتی ہیں. جو انسانی زندگی کے لیے سخت مہلک ثابت ہو سکتی ہیں

لیکن قدرت کے انتظام کے مطابق ان لہروں میں اکثر کرۃ ہوائی میں جذب ہو جاتی ہیں یوں انسان ان کے مضر اثرات سے محفوظ رہتا ہے لیکن ultra violet(بالائی بنفشی) infra Red(زیریں سرخ) X_ Rays (ایکس ریز) اور Gamma (گاما ریز) زمین تک پہنچ جاتی ہیں infra Redبدن کو گرمائش دیتی ہیں اور افقی بنفشی شعاعیں بدن کو سرخ کرتی ہیں اگر انسان کا کچھ بدن کا حصہ دھوپ میں اور کچھ حصہ سایہ میں ہو تو دونوں کا

---

[20] ۔ ابو حامد الغزالی، الامام، احیاء العلوم،المطبوعۃ المکتبۃ العصریۃ ،ج 3،ص 128،

[21] ۔ترمذی، محمد بن عیسی،امام، الجامع، جامع ترمذی،ج 3 ص 384

[22] ۔ سلیمان بن اشعث سجستانی , الامام، سنن،سنن ابو داؤد،باب آداب، ج 2، ص 355

[23] ۔ یاسر جواد ، ایجادات کی تاریخ،ص 74

[24] ۔سلیمان بن اشعث سجستانی , الامام، سنن،سنن ابو داوٗد،باب آداب، ج 2، ص 405

اندرونی کیمیائی عمل ایکدوسرے سے بالکل خلاف ہوگااور اسکی وجہ سے جلد اور خون میں پیچیدگیاں جنم لینگی نبی کریم ﷺ کی شفقت کہ کئی صدیاں پہلے ہی ان باتوں سے آگاہ فرماگئے ہیں۔[25]

حلال میں شفاء

عَن ام سلمةؓ قالَت: ان النبیﷺ قَال ان اللہ لم یَجعل شفأ کم فیما حرّم علیکُم۔[26]

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالی نے تمہارے لیے شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جنہیں تم پر حرام کیا گیا.

جب ہم شریعت کی حرام کردہ چیزوں میں غور کرتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ چیز آتی ہے. کہ حرام کردہ چیزوں میں جث ہے. جو انسانی صحت کے لیے واقعتا مضر ہے. اور اسباب حرمت کی روشنی میں حرام اشیاء سے دواسازی کی ممانعت ہر لحاظ سے ایک سائنٹیفک حکم ہے. اور جب کبھی کبھی دواسازی کا حکم فقہانے جواز کا لکھاہے وہ بھی جب کیمیائی عمل کے نتیجے میں حرام چیزوں کی ماہیت یکسر تبدیل اور اسباب حرمت ختم ہو جانے پر دیا ہے حرام اشیاء میں ایسی نجاستیں موجود ہیں کہ جس کی بدولت شریعت نے انہیں حرام قرار دیا ہے خواہ ان حرام اشیاء میں سے شراب ہو یا خنزیر کا گوشت جو کہ نجس العین ہیں یہ اپنی ذات میں ہی ایسے خواص رکھتی ہیں جو انسانی صحت کیلئے مضر ہیں۔

کھانے کے طریقہ

عَن ابی جحفةؓ انَّ النبیﷺ قَالَ: انالا اکُل متکِأ ۔[27]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا

اس حدیث مبارک میں بھی ٹیک لگا کے کھانے سے اجتناب بڑی طبّی اور سائنسی حکمتوں پر مبنی ہے. اس طرح سہارے لے کر بیٹھ کر کھانے میں خوراک کی نالی سیدھی لٹکنے کے بجائے پیچھے کمر کو جالگتی ہے. جس سے خوراک کے سیدھے معادے میں گرنے کا عمل دشواری کا شکار ہو جاتا ہے. جس کی وجہ سے متعدد بیماریاں جنم لے سکتی ہیں. اکڑوں بیٹھ کر کھانے کا ایک فائدہ دائمی قبض سے نجات کی صورت میں بھی دیکھا گیا ہے. اس کی وجہ بھی معقول معلوم ہوتی ہے.. اس حالت میں معدہ قدرے دباؤ کے ساتھ فاضل غذائی مواد کو آنتوں کی طرف دھکیلتا ہے اور بڑی آنت کا رخ سیدھا ہونے کے باعث اخراج کے عمل میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے اس طریقے کو معمول بنالیا جائے تو قبض کی تکلیف جاتی رہتی ہے.

قابل توجہ یہ بات ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب تعلیمات طبّی حقائق اور تحقیقات سے پہلے ہی اپنی امت کی شفقت کے لیے سامنے آچکی ہیں رحمۃ للعالمین کی تعلیمات نے شعبہ ہائے زندگی کے ہر ہر فرد کے لئے یکسو منفعت کے احکام جاری فرمائے وہ اب ہمارا انتخاب ہے کہ ہم ان احکامات کو بجالاتے ہیں اور اپنی اخروی حیات کے ساتھ ساتھ آخرت کو بھی سوارتے ہیں یا گھاٹے کا سودا کرتے ہیں۔[28]

---

[25] ۔ گیلانی، بحث سورج، حقائق الطیبة فی الاسلام

[26] ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح، الصحیح بخاری، باب شرابة الحلوإ والعسل تعلیقا، حدیث 5431

[27] ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح، الصحیح بخاری، باب آکل متکئا رقم الحدیث 5398

[28] ۔ محمد عبد محمود، اذ التغذیہ، الطب الوقائی فی الحدیث، ص 39

سکون دل

"عن عبد اللہ بن مسعودؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یبلغنی احد عن احد من اصحابی فانا احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر"[29]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مجھے میرے کسی دوسرے صحابی کے بارے میں کوئی بات نہ پہنچائے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جب تمہارے سامنے آؤں تو میرے دل کی کیفیت درست ہو۔

ذہنی سکون و اطمینان دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ اس کے مقابل اگر شکوک و شبہات ہوں تو یہ کیفیت زندگی کو اجیرن کر دیتی ہے۔ حدیث میں اسی نعمت کی طرف اشارہ ہے کہ حسن کارکردگی اور خوشگوار معاشرت کے لیے دل و دماغ کا ان نفسیاتی عوارض سے پاک و صاف ہونا بہت ضروری ہے۔ ورنہ بڑی سے بڑی شخصیات بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ علم و نفس کی رو سے آج ذہن اور دماغ پر طاری ہونے والی مختلف منفی کیفیات کو باقاعدہ امراض تسلیم کیا گیا ہے اور ان کے علاج پہ مسلسل تحقیقات بھی جاری ہیں۔اور قرآن فرماتا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب[30] لوگوں اللہ کے ذکر میں دلوں کا سکون ہے اسلئے اگر ہم اپنے اذہان و افکار کو اللہ کے احکام کے تابع کریں گے اس عمل سے بھی طبیعت میں اطمینان کی فضاء

کاسمیٹک سرجری

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ[31]۔

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے بدن گودنے گودوانے والیوں، بھنویں نچوانے والیوں اور دانتوں میں فاصلہ پیدا کرنے اور اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔

حدیث پاک کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آرائش و زیبائش کا شوق قدیم انسانی معاشروں میں بھی رائج تھا تاہم ابتداء میں یہ صرف خواتین تک محدود تھا۔ اس عمل میں ملوث خواتین پر لعنت کی وجوہات ایک ایسا موضوع ہے جو اس وقت ہمارے پیش نظر نہیں ہے لیکن حدیث کے آخری جملہ میں ایک ایسے امکان کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جس نے ترقی کرتے کرتے آج ایک سائنٹفک اور نہایت جدید شکل اختیار کر لی ہے اللہ کی تخلیق میں تبدیلی اور تغیر آجکل اضافہ جمال کا ایک معروف طبی شعبہ بن گیا ہے اور اسے پلاسٹک سرجری کے نام سے جانا جاتا ہے اضافہ حسن کے اس عمل میں متعدد بار تکلیف دہ جراحی سے گزرنا پڑتا ہے اس فن کو cosmetic surgery یعنی جراحی برائے اضافہ جمال کا نام دیا گیا ہے۔

حدیث کے الفاظ کا تقاضا کرتے ہیں کہ محض زیب و زینت کے یہ عمل کروانا ناجائز ہے ہاں اگر کسی کی ظاہری شکل وہیئت ایسی ہے جو اس کے لئے عیب شمار ہو رہی ہے اور معمول سے ہٹ کر ہے تو اس کے لئے اس طرح کی سرجری کروانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

علم النفس

---

[29] - سلیمان بن اشعث، الامام، ابی داؤد ، سجستانی ، ص 3897

[30] -القرآن 28:13

[31] بخاری ،محمد بن اسماعیل،الصحیح،الصحیح بخاری،کتاب اللباس والزینۃ ، ص 360

عن أم سلمه ؓ قالت کنت انا و میمونہ عند النبی ﷺ فجاء ابن ام مکتوم بیت اذنہ وذاك بعد ان ضرب الحجاب فقال قوما قو فقلنا انہ مکفوف لا یبصرنا قال: افعمیا وان امتما الستما تبصران[32]

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہؓ آنحضرت ﷺ کے پاس تھیں کہ عبداللہ بن ام مکتومؓ نے ملاقات کی اجازت چاہی یہ واقعہ پردے کے حکم کے بعد کا ہے آپ ﷺ نے ہم دوناں سے فرمایا اٹھ جاؤ ھم نے عرض کیا یہ آنے والا شخص تو نابینا ہے ہمیں نہیں دیکھ سکتا۔آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم دونوں بھی اندھی ہو کیا تم اسے نہیں دیکھ سکتیں۔

مردوں کا عورتوں کی طرف میلان اور فطری رغبت اتنی معروف ہو چکی ہے کہ اس باب میں عورتوں کے رجحانات پر نظر نہیں جاتی اور شائد عورتیں خود بھی اسے بہت اھمیت کی نظر سے نہیں دیکھتیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے علم النفس کے اس پوشیدہ پہلو کو آشکار کیا ہے غالباً اسی اہمیت کی بنا پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اسے ایک راز سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ جسطرح مردوں میں عورتوں کی جانب کشش کا جذبہ پایا جاتا ہے اور عورتوں کی طرف دیکھنا انہیں ذہنی اضطراب اور فتنوں میں مبتلا کر سکتا ہے اسی طرح عورتیں بھی مردوں کی جانب مائل ہوتی ہیں اور یہ کیفیت ان کے لئے بھی کئی مفاسد کا باعث بن سکتی ہے[33]

پانی سے علاج

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ"[34]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مہربان نے فرمایا کہ بے شک بخار جہنم کی پھٹکار کے باعث ہوتا ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

یہ حدیث بہت سارے عملہ فوائد پر مشتمل ہے حقیقت یہی ہے کہ بدن انسانی کے بنیادی جواہر میں جزو ناری شامل ہوتا ہے اس کے بغیر بدن کی عمومی حرارت کی کوئی اور معقول وجہ نظر نہیں آتی یہی آگ کا جزء جسم انسانی میں موجود ہوتا ہے تو بخار کے موقع پر اس میں شدت پیدا ہو جاتی ہے فلاسفر کے ہاں یہ دلچسپ بحث لائق مطالعہ ہے کہ بدن حیوانی کے عناصر اربعہ میں آگ شامل ہے دلچسپی رکھنے والے قارعین وہاں رجوع کر سکتے ہیں[35]

دوسری یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ دنیامین حرارت کا اصل مقام جہنم ہے اور یہ مقام تصوراتی نہیں بلکہ واقعاتی طور پر موجود ہے علم العتقاد میں جنت و دوزخ کی موجودگی کا عقیدہ و مسلمات میں رہا ہے۔

جدید ترین طاقتور دوربینوں کی ایجاد سے قبل شائد اس عقیدے کو کسی علمی ترجیح کے ذریعے سمجھنا کچھ مشکل تھا البتہ کائنات کی دور دراز پنہائیوں میں دیکھ لینے اور متعدد انتہائی بڑے بڑے آتشی کروں کی دریافت کے بعد کم از کم قیاسی طور پر جہنم کی موجودگی کا اعتقاد اب بعید عقل نہیں رہا ہمارے اپنے نظام شمسی میں گرمی برسائے سورج کا وجود اسکی واضح مثال ہے دوسری احادیث میں مطلق گرمی اور حرارت کو بھی جہنم کی وجہ سے بتایا گیا ہے۔اس سے یہ خیال تقویت پاتا ہے کہ حرارت کا سرچشمہ ہے کہ اللہ تعالی نے اس حرارت میں بہت سارے منافع اور زندگی بھی رکھ دی ہے حدیث بالا میں بخار کے موقع پر پانی کے استعمال کا مشورہ دیا گیا ہے یہ بات سرد علاقوں کے باشندوں کے لئے باعث تعجب ہے کہ ہو سکتی ہے کیونکہ ان علاقوں کے بعض بخار پانی کے استعمال سے مزید بگاڑ پیدا کر سکتے ہیں ایک روایت میں منقول ہے کہ جب آپ ﷺ کو مرض الموت میں جو شدید بخار کی کیفیت لاحق ہوئی تھی آپ اس دوران بھی اپنا ہاتھ پانی میں بھگو کر بار بار اپنے چہرے پر ملتے تھے اس سے قبل آپ مدینہ منورہ کے مختلف کنوؤں کا پانی منگوا کر اپنے اوپر انڈیلا تھا جس سے طبیعت بحال ہو گئی۔

آپ کے اس عمل سے بھی حالت بخار میں پانی کے کلی و جزوی استعمال کی رہنمائی ملتی ہے۔

---

[32] ترمذی، محمد بن عیسی،امام، الجامع، جامع ترمذی،باب ماجاء فی احتجاب النساء من الرجال ، ج 2 ، ص 104

[33] شاہ ولی اللہ دہلوی،حجۃ اللہ البالغہ،المطبوعۃ مکتبہ حجاز دیوبند ، ج 2 ، ص 192

[34] ابوالحسن مسلم بن حجاج بن مسلم نیسابوری، الامام، الصحیح مسلم،کتاب الطب ، ص 280

[35] ابن قیم،زاد القیم، المطبوعۃ نفیس آکیڈمی ، ج 2 ص 19

خلاصہ بحث

ان تمام احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن و حدیث ہر میدان میں ایک تعلیم ہی نہیں بلکہ اصل کی اہمیت رکھتی ہے. آج کی طب اور ان کی سائنسی تحقیقات کو سامنے رکھا جائے اور صدیوں پہلے کے فرامین مصطفی کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جدید تحقیقات ان قدیم فرامین مصطفوی ﷺ کا ہی ایک مظہر ہے سائنسی بنیادوں پر کام کرنے والوں کے لیے قرآن ہو یا تعلیمات نبوی ﷺ ان سے روگردانی کرنا ناممکن ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات حفظان صحت کے اصولوں سے لے کر فلکیات، نفسیاتی صحت، حتیٰ کہ علم الحیوان کے لیے بھی رہنما اصول ہیں جن کی کچھ مثالیں آپ کے سامنے پیش کی گئیں اور یہ ثابت کیا گیا کہ دین اسلام ہی وہ کامل دین ہے کہ جس کی تعلیمات تمام کی تمام انسانوں کے لئے مفید ہیں اور ارشادات محمدی ﷺ پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی زندگیوں جسمانی، روحانی طور پر بہتر سے بہترین کر سکتے ہیں اگر قرآن و حدیث پر کماحقہ عمل کیا جائے تو یہی انسان کی فلاح و بہبود اور کامیاب کی معیار اور سرٹیفکیٹ ہے

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)